Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اَنْ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۷ جمادی الثانی ۱۴۰۰ھ - ۱۳ ہجرت ۱۳۵۹ ہش - ۱۳ مئی ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۰۸

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۲ ہجرت / مئی حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سیدنا حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو گردوں کی تکلیف اور ضعف ابھی چل رہا ہے۔

احباب کرام توجہ اور درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے خاص فضل سے شفایابی بخشے۔ اور آپ کا حامی و مددگار ہو۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام اپنی دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

۔۔ مکرم چوہدری نیاض احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی کا پتھری کی وجہ سے مثانہ کا اپریشن عنقریب ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ان کے اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبد الرشید سیکرٹری معتمد مقامی مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد کراچی

۔۔ خاکسار کے نسبتی برادر مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب ایس ڈی او تھرلیا تحصیل ضلع رحیم یار خان کا بیٹا چوہدری محمد الیاس خان قائد خدام الاحمدیہ کی بیماری کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔ بیماری کا اثر پنڈلیوں تک ہے۔ اور بعض اوقات سخت تکلیف اور پریشانی ہوتی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل شفا بخشے۔ اور صحت والی عمر دراز عطا کرے۔ عبد المنان شاہد مربی سلسلہ مسجد احمدیہ ساہیوال

۔ مکرم شیخ رشید احمد صاحب ایس ڈی او جوہر آباد یرقان کی بیماری میں مبتلا ہیں اور پی۔ اے۔ ایف ہسپتال سرگودھا میں انکا اپریشن ہوگا۔ احباب انکی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خورشید محمود شاکر مربی خوشاب

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیت عبادات کے لئے متقی ہونا شرط ہے

جب تک انسان متقی نہیں بنتا اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا نہیں ہوتا

" بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہیئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ جب تم ایسی سعی کروگے تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہوجائیں گے۔ اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہونگی۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔ ان عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز قبول ہوگئی ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہوگئے ہیں۔ جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں اس وقت تک نری ٹکریں ہی ہیں۔ اس نماز یا روزہ سے کیا فائدہ ہوگا جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گلہ کر دیا یا رات کو چوری کرلی یا کسی کے مال یا امانت میں خیانت کرلی۔ کسی کی شان پر جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے بخل یا حسد کی وجہ سے حملہ کردیا۔ کسی کی آبرو پر حملہ کردیا۔ غرض اس قسم کے عیبوں اور برائیوں میں اگر مبتلا کا مبتلا رہا تو تم ہی بتاؤ اس نماز نے اسکو کیا فائدہ پہنچایا؟

چاہیئے تو یہ تھا کہ نماز کے ساتھ اس کی بدیاں اور برائیاں جن میں وہ مبتلا تھا کم ہوجاتیں اور نماز اس کے لئے ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ پس پہلی منزل اور مشکل اس انسان کے لئے جو مومن بننا چاہتا ہے یہی ہے کہ بُرے کاموں سے پرہیز کرے اسی کا نام تقویٰ ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۷۵-۲۷۶)

دردمندانہ درخواست دعا

از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

محترم عبد السلام خان صاحب اپنی اہلیہ اور بچوں سمیت ایوبیہ سے واپس مری آرہے تھے کہ راستہ میں کار کا ٹائی راڈ کھل جانے کی وجہ سے کار اڑھائی سو فٹ گہری کھڈ میں گر گئی جس کی وجہ سے کار میں سوار سب افراد کو شدید چوٹیں آئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے فوری طبی امداد کی صورت پیدا فرمادی اور بروقت سی ایم ایچ مری داخل کرا دیئے گئے۔ جہاں ابھی زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں ان کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ مکرم کیپٹن عبد السلام خان صاحب مکرم یعقوب خان صاحب ایڈیٹر لائٹ کے صاحبزادے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ نہایت مخلص احمدی ہیں۔

پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبد الحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ ؍رجمادی الثانی ۱۴۰۰ھ

۱۳ ؍ہجرت ۱۳۵۹ ہش

کارنامے سر انجام دینے کی اولین شرط

انسان کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کے قویٰ اور استعدادیں عطا کی ہیں۔ ان استعدادوں کے بل پر وہ اگر چاہے تو بڑے بڑے کارنامے سر انجام دے سکتا ہے۔ ہر زمانہ میں بعض لوگ بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیتے رہے ہیں۔ تاریخ اقوام عالم ان کے کارناموں کے ذکر پر ہی مشتمل ہے۔ کارنامے وہی قومیں انجام دیتی ہیں جن کے افراد ایک بنیادی شرط کو پورا کر دکھاتے ہیں۔ جس قوم کے افراد اس شرط کو پورا کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہوتے کارناموں کی انجام دہی کی انہیں کبھی توفیق نہیں ملتی۔

وہ اولین شرط ہے عزم اور توکل علی اللہ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس اولین شرط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۝

(آلِ عمران آیت ۱۶۰)

ترجمہ:۔ پھر جب تو کسی بات کا پختہ ارادہ کرلے تو اللہ پر توکل کر۔ اللہ توکل کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں کوئی کام انجام دینے کے لئے پختہ عزم اور اللہ تعالیٰ پر توکل کو دو لازمی شرط کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ وہ اس لئے کہ جب تک انسان کسی کام کے انجام دینے کے لئے پختہ عزم نہ کرے وہ اس کام میں ہاتھ ڈال ہی نہیں سکتا۔ یہ پختہ عزم ہی ہوتا ہے جو انسان کو میدان عمل میں اترنے اور پیش آنے والی مشکلات پر قابو پانے کا حوصلہ عطا کرتا ہے۔ پھر کام کو انجام دینے کے لئے محض عزم ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کام کی انجام دہی کے لئے تمام ممکن تدابیر عمل میں لائی جائیں اور اس کے لئے بھرپور کوشش اور جدوجہد کی جائے۔ اسی لئے پختہ عزم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خود اس پر توکل کرنے کی تعلیم دی ہے۔ توکل کے معنے ہی یہ ہیں کہ انسان جو کام بھی کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اسے جو جائز ذرائع میسر ہیں انہیں وہ اختیار کرے اور ہر ممکن تدبیر بروئے کار لاکر اپنی طرف سے کوشش اور جدوجہد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے اور پھر خدا تعالیٰ پر پورا بھروسہ کرتے ہوئے نتیجہ کو اسی پر چھوڑ دے اور یہ یقین رکھے کہ وہ اس کی کوشش اور محنت کو ضائع نہیں ہونے دے گا اور اپنے فضل سے اسے کامیابی سے نوازے گا۔

الغرض عزم اور توکل کسی کام کی کما حقہٗ انجام دہی کے لئے ازبس ضروری ہیں اور کارناموں کی انجام دہی میں ان دونوں چیزوں کو اولین شرط کی حیثیت حاصل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے بیس سال قبل جلسہ سالانہ میں احباب جماعت کو دینی اور دنیوی علوم حاصل کرنے اور ان میں مہارت پیدا کرنے کی تلقین فرمائی تو عزم اور توکل کی طرف بطور خاص توجہ دلائی۔ پہلے حضورؓ نے دینی اور دنیوی ہر دو قسم کے علوم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

"نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ سلسلہ کی خدمت کا تہیہ کریں اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کریں۔ اگر کسی نے بی۔اے یا ایم۔اے کرلیا اور دینی تعلیم سے کورا رہا تو ہمیں اس کی دنیوی تعلیم کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ غیر مبایعین کے الگ ہونے کے بعد میرے ساتھ جتنے نوجوان رہ گئے تھے وہ کالجوں میں بھی پڑھتے تھے مگر وقت نکال کر دینی تعلیم بھی حاصل کرتے تھے۔ چنانچہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور صوفی غلام محمد صاحب اپنے پرائیویٹ اوقات میں دینی تعلیم بھی حاصل کرتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے ایم۔اے اور بی۔اے بھی کرلیا اور دینی تعلیم بھی مکمل کرلی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اب بھی ہم پوری طرح اس طرف (یعنی دینی اور دنیوی تعلیم کے اہتمام کی طرف) توجہ دیں تو چند سال کے بعد ہی ہمیں ایسے مخلص نوجوان ملنے شروع ہو جائیں گے جو انجمن اور تحریک کے کاموں کو سنبھال سکیں گے۔"

(الفضل ۶ ؍جنوری ۱۹۶۱ء)

اس کے ساتھ ہی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دینی اور دنیوی علوم میں دسترس حاصل کرنے کے سلسلہ میں پختہ عزم کی اہمیت واضح کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"پس سلسلہ کی ضروریات اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرو اور اپنے حوصلوں کو بلند کرو۔ اگر انسان کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے ہی اپنے حوصلہ کو گرا دے اور سمجھے کہ میں کچھ نہیں کر سکتا تو یہ اس کی غلطی ہوتی ہے۔ بے شک ایک انسان میں یہ طاقت نہیں کہ وہ دنیا کو ہلا سکے لیکن وہ ہلانے کا ارادہ تو کر سکتا ہے۔ اگر تم اپنے حوصلوں کو بلند کرو گے اور سستی اور غفلت کو چھوڑ کر اپنے اندر چستی پیدا کرو گے تو تھوڑے عرصہ میں ہی تم میں سے کئی نوجوان ایسے نکلیں گے جو پہلوں کی جگہ لے سکیں گے۔"

(الفضل ۶ ؍جنوری ۱۹۶۱ء)

دینی اور دنیوی علوم کی تحصیل کے ضمن میں پختہ عزم اور بلند حوصلہ کی اہمیت واضح کرنے کے بعد حضور نے آخر میں توکل علی اللہ کی اہمیت ذہن نشین کرانے کی غرض سے خدا تعالیٰ سے توفیق اور استعانت طلب کرنے کے لئے دعاؤں پر زور دینے کی طرف بھی توجہ دلائی اور ایک بہت ہی پُرسوز اور جامع دعا پر اپنی تقریر کو ختم فرمایا اور اس طرح یہ باور کرایا کہ دینی اور دنیوی علوم حاصل کرکے اپنے آپ کو کارآمد وجود بنانے کے سلسلہ میں پختہ عزم اور توکل علی اللہ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اور جہاں تک کارنامے سر انجام دینے کی اہلیت اپنے اندر پیدا کرنے کا تعلق ہے یہ دونوں صفات اولین شرط کی حیثیت رکھتی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں جماعت کی تعلیمی ترقی کے جس عظیم منصوبے کا اعلان فرمایا ہے اور احباب جماعت کو اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی ہے وہ اس امر کا مقتضی ہے کہ ہمارے بچے اور نوجوان عزم اور توکل سے کام لیتے ہوئے دینی اور دنیوی علوم کی تحصیل میں اس نیت اور ارادے سے منہمک ہوں کہ وہ سب پر سبقت لئے اور چوٹی پر پہنچے بغیر دم نہیں لیں گے۔ اول چیز عزم ہے۔ جب تک وہ شروع ہی سے چوٹی سر کرنے کا عزم نہیں کریں گے چوٹی پر پہنچنے کا حوصلہ ان میں پیدا نہیں ہوگا۔ اور جب وہ اس پختہ عزم کے ساتھ علوم کی تحصیل میں منہمک ہوں گے اور اپنی استعداد کی آخری حد تک کوشش کرتے ہوئے اپنی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ پر توکل کریں گے تو پھر راستہ خود ہموار ہوتا چلا جائے گا اور اعلیٰ ترین کامیابیوں کے دروازے ان پر کھلتے چلے جائیں گے۔

پس اے احمدی بچو اور نوجوانو! حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پورے عزم کے ساتھ علم حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہو اور اپنے حوصلوں کو بلند رکھو اور کبھی ہمت نہ ہارو۔ علم اور معرفت میں کمال کا حصول خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے مقدر کر رکھا ہے۔ علم کے میدان میں آگے بڑھو اور بڑھتے ہی چلے جاؤ۔ رفعتیں تمہیں اپنی طرف بلا رہی ہیں اور بلند ترین چوٹی پر تمہارے لئے جو جگہ مخصوص کی گئی ہے وہ تمہارے پُرعزم اور دلیرانہ قدموں کی منتظر ہے۔ عزم اور توکل کی شرط کو پورا کرتے ہوئے مردانہ وار آگے بڑھتے چلے جاؤ اور دم نہ لو جب تک چوٹی پر نہ پہنچ جاؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو! خدا تمہارے ساتھ ہو اور اس کی معیت تمہیں ہر قدم پر سہارا دیتی چلی جائے۔ اور تمہاری آگے بڑھنے کی رفتار کو تیز سے تیز تر کرتی چلی جائے۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربِ الٰہی کے حصول کے ذرائع

مکرم مبارک احمد صاحب لیسرا۔ متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا:۔

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ
اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝"
(الذّٰریٰت)

یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے اور انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے وہ تمام صلاحیتیں ودیعت فرمائیں جن سے وہ حقوق عبودیت ادا کر سکیں جیسا کہ فرمایا:۔

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ"
(التّین)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین طاقتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے اور جو بھی اعلیٰ درجہ حاصل کرنا انسان کے لئے ممکن ہے وہ ہر انسان میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت کر دیا ہے تا کہ وہ خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کے وصال کے لئے ان طاقتوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور یہ شرف انسان ہی کو حاصل ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ حقوق و فرائض کے بارِ امانت کو انسان ہی نے اٹھایا۔ انسان کے علاوہ باقی مخلوق نے اس بارِ امانت کو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ لیکن چونکہ انسان خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اس قابل تھا اور وہ اس کا اہل تھا اس لئے اس نے اسے اٹھایا۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا۔ تمام قوتیں اور صلاحیتیں عطا فرمائیں۔ اسے ہر نیکی اور برائی کی تمیز بخشی فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا کا سبق دیا۔ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ کا اشارہ فرمایا اور پھر اس کی فلاح دارین کے لئے راستے اور طریقے بتائے جیسا کہ فرمایا:۔

"قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا"
(الشمس)

یعنی اس نفس نے کامیابی حاصل کرلی جو پاک ہو گیا۔ مگر جو نفس پاک نہ ہوا اس نے اپنے آپ کو خدا کی محبت سے دور کر دیا اور وہ ہلاک ہو گیا۔

پس جو شخص خدا کی محبت کو اور اس کے تعلق کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہو وہ اس کو حاصل کرے گا۔ اور یہ کوشش اور سعی اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی انسان کو رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ سے نزدیک تر کرتی چلی جاتی ہے اور اس کے مدارج بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے سب سے پہلی اور ضروری بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو صحیح طور پر پہچانا جائے اور سچے خدا پر ایمان لایا جائے کیونکہ اگر انسان مکان کی بنیادیں اصل جگہ کی بجائے کسی اور جگہ رکھ دے اور توقع یہ رکھے کہ مکان مضبوط بنیادوں پر استوار ہو جائے گا تو یہ اس کی کم فہمی ہوگی کیونکہ بغیر بنیاد کے مکان کی تعمیر مضبوط نہ ہوگی۔ بلکہ جتنی مضبوط اور پختہ بنیاد ہوگی اسی قدر عمارت مستحکم اور مضبوط ہوگی اس لئے پہلی بنیادی چیز اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس کی معرفت ہے اس طرح انسان اگر یہ سمجھ لے کہ وہ کیا ہے اسے کس نے بنایا ہے؟ اس کے تخلیق کرنے کی غرض کیا ہے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کو پہچان لے گا اور اللہ تعالیٰ کا عرفان اسے حاصل ہو جائیگا کیونکہ:۔

"مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ
عَرَفَ رَبَّهٗ"

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کیا خوب تمثیل بیان فرمائی ہے۔ فرماتا ہے:۔

"لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ
لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ
كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ
فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ
وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝"
(الرّعد آیت ۱۰)

یعنی دعا کرنے کے لائق وہی سچا خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے اور جو لوگ اس کے سوا اوروں کو پکارتے ہیں وہ کچھ بھی ان کو جواب نہیں دے سکتے۔ ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کوئی پانی کی طرف ہاتھ پھیلا دے کہ اے پانی میرے منہ میں آجا تو کیا وہ اس کے منہ میں آجائے گا ہرگز نہیں۔ سو جو لوگ سچے خدا سے بے خبر ہیں ان کی تمام دعائیں باطل ہیں۔

بہرحال جب تک انسان کو خدا کے متعلق پوری معرفت حاصل نہ ہو اور اس کے مقام کا پتہ نہ ہو تو وہ اس سے پوری محبت کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی انسانی دل میں خدا تعالیٰ کی پوری عظمت بیٹھ سکتی ہے پس خدا کی ذات اور صفات کا کامل علم بہت ضروری ہے اور خدا کے متعلق جسے جتنا زیادہ علم ہوگا وہ خدا سے زیادہ محبت کرے گا اور اس کا تعلق خدا سے زیادہ مضبوط ہوگا اور کامل یقین سے ہی انسان معرفت حاصل کر سکتا ہے اگر کسی کو خدا کی ہستی کا یقین ہی نہیں اور وہ اس پر کامل ایمان ہی نہیں رکھتا تو وہ اس کی معرفت کو نہ حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور نہ اس کی ضرورت محسوس کرے گا۔

حدیث صحیح مسلم میں آیا ہے:۔

"اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ
يُحِبُّ الْجَمَالَ"

کہ اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند فرماتا ہے۔

یعنی جس طرح ہم کسی چیز کو دیکھ کر اسے خوبصورت کہتے ہیں۔ اسی طرح خوبصورت ہے کہ اس میں بہت سی صفات پائی جاتی ہیں مثلاً خدا رب العالمین ہے رحمان ہے۔ رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے غفور ہے۔ حلیم ہے۔ علیم ہے۔ قدیر ہے۔ خالق ہے اور اسی طرح اور بہت سی صفات کا مالک ہے اور اپنی صفات کے لحاظ سے اس سے زیادہ حسین و جمیل کوئی ہے ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ساری صفات جب انسان کی نظر کے سامنے آتی ہیں تو ان سے ایک عجیب اور خوبصورت نقشہ انسان کے دل میں قائم ہوتا ہے تو اس کے اندر خدا کی محبت جاگزین ہو جاتی ہے اور اس کا دل مسرور ہوتا ہے۔

حسن ایک موثر چیز ہے اور یہ انسانی دل و دماغ پر اثر کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا"

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑی کثرت سے اپنے حسن کا ذکر فرمایا ہے:۔

"اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ" (النور)

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝
اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝
وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ
يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"
(الاخلاص)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "حقیقت یہ ہے کہ محبت الٰہی کا اصل اور منبع دو ہی چیزیں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ:۔

"اول کثرت سے مطالعہ کسی حسن کا اور اس کے نقوش اور خال و خط اور شمائل کو ہر وقت ذہن میں رکھنا اور بار بار اس کا تصور کرنا"
(نور القرآن ۲ صفحہ ۲۶ حاشیہ)

پس اللہ تعالیٰ کے حسنِ تام کی معرفت بھی اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

ایک اور چیز جس کا انسانی دلوں پر اثر ہوتا ہے وہ احسان ہے کسی شخص پر تھوڑا ادنیٰ سا احسان کرو اس کے نتیجہ میں وہ محسن پر فدا ہونے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ وحشی بھی احسان سے مرعوب ہو جاتا ہے۔

اسی طرح ہر انسان کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرتا رہے جو کئے گئے ہیں تا کہ خدا تعالیٰ کی محبت اور پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ کے احسانات تو بے شمار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں جا سکتے۔ سورۃ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝"

خدا تعالیٰ نے اپنے احسانوں کا بار بار ذکر کیا ہے ایک اور جگہ فرمایا:۔

"وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا"

کہ اگر خدا کی نعمتوں کو گننا چاہو تو ہرگز گن نہ سکو گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ محبت ذاتی کا اصل اور منبع دو ہی چیزیں ہیں۔"

"ان میں سے ایک یہ ہے کہ کثرت سے تصور کسی کے متواتر احسانات کا کرنا اور اس کے انواع و اقسام کی مروتوں اور احسانوں کو ذہن میں لاتے رہنا اور ان احسانوں کی عظمت اپنے دل میں بٹھانا"

(نور القرآن ۲ ص۶۲ حاشیہ)

پس جب انسان متواتر اللہ تعالیٰ کے احسانات کو بلا شرکت اسباب دیکھتا ہے اور اس کو حاضر اور بلا واسطہ محسن سمجھ کر اس کی عبادت کرتا رہے تو اس تصور اور تخیل کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ایک ذاتی محبت اسے اللہ تعالیٰ سے پیدا ہو جائے گی۔

اس کے بعد وہ صرف احسانات کے تصور سے عبادت نہیں کرے گا بلکہ اس کی محبت حقیقی اس کے دل میں بیٹھ جائے گی اور وہ خدا کی محبت سے لذت اٹھانے لگے گا اور یہ بھی قرب و وصال الٰہی کے لئے ایک ذریعہ انسان کے لئے ہوگا کہ جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے وصال کی منازل کو طے کرتا چلا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے قرب و وصال کے لئے ایک اور طریقہ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

"اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ"

یعنی تم دعا کرو میں قبول کروں گا

اسی طرح بار بار دعا کے لئے رغبت دلائی ہے "انسان اپنی طاقت سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی لامحدود طاقت سے سب کچھ حاصل کرے"

ایک دوسری جگہ فرمایا:۔

"وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۭ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝"

(البقرۃ: ۱۸۷)

یعنی اگر میرے بندے میری نسبت سوال کریں تو ان سے کہہ کہ وہ بہت ہی قریب ہے۔ میں دعا کرنے والے کی دعا سنتا ہوں جب بھی وہ دعا کرے۔ پس چاہیے کہ وہ دعاؤں سے میرا وصل ڈھونڈیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کامیاب ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دست تو دعائے تو ترحم ز خدا۔ تیرے ہاتھ اٹھانے اور تیری دعاؤں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہوتی ہے۔"

ایک بزرگ کا واقعہ مشہور ہے۔ ان کا ایک شاگرد کو تصوف کا شوق تھا۔ وہ تصوف سیکھنے کے لئے بہت عرصہ ان کے پاس رہا جب واپس جانے لگا تو بزرگ نے پوچھا۔ کیا تمہارے وطن میں شیطان ہوتا ہے۔ وہ حیران ہو کر کہنے لگا۔ شیطان کہاں نہیں ہوتا بزرگ نے کہا جب تم اپنے وطن پہنچو گے تو اگر شیطان نے تم پر حملہ کیا تو کیا کرو گے؟ وہ جواب نہ دے سکا اور کہنے لگا۔ آپ ہی بتائیں انھوں نے کہا اگر تم کسی دوست کو ملنے جاؤ جس کا ایک کتا ہو جو تمہیں گھیر لے تو کیا کرو گے۔ اس نے کہا کہ صاحب مکان کو آواز دوں گا کہ اپنے کتے کو روکیں۔ انھوں نے کہا یہی طریق شیطان کے متعلق اختیار کرنا اور خدا تعالیٰ سے کہنا کہ میں آپ کے پاس آنا چاہتا ہوں مگر شیطان مجھے آنے نہیں دیتا آپ ہی اس کو دور کریں۔ پس برائیوں سے بچنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی میں اپنی طرف سے کوشش کرتا ہوں آگے مدد آپ نے دینی ہے۔"

(منہاج الطالبین ص۲۰)

دعائیں بے حد اثر رکھتی ہیں اور ان سے انسان میں ایک عجیب تغیر پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے دعا پر بہت زور دیا ہے اور اسباب جلیلہ میں سب سے زیادہ اثر کرنے والی چیز دعا کو قرار دیا ہے۔ آپ آیت قرآنیہ ادعونی استجب لکم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہاں دعا سے وہ دعا مراد ہے جو بجمیع شرائط ہو اور تمام شرائط کو جمع کر لینا انسان کے اختیار میں نہیں جب تک توفیق ازلی یاور نہ ہو۔"

اور پھر فرماتے ہیں:۔

"یہ بھی یاد رہے کہ دعا کرنے میں صرف تضرع کافی نہیں ہے۔ بلکہ تقویٰ اور طہارت اور راست گوئی اور کامل یقین اور کامل محبت اور کامل توجہ اور یہ کہ جو شخص اپنے لئے دعا کرتا ہے یا جس کے لئے دعا کی گئی ہے اس کی دنیا اور آخرت کے لئے کسی بات کا حاصل ہونا خلاف مصلحت الٰہی بھی نہ ہو۔"

(برکات الدعا ص۱۳)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"

(برکات الدعا ص۱۰)

پس دعا دراصل اللہ تعالیٰ کو پانے اور اس کا قرب حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے بلکہ دعا تو عبادت کی جڑ ہے اور اس کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ"

کہ اللہ تعالیٰ کو بندوں کی کچھ پروا نہیں اگر ان کی دعا نہ ہو۔

اگر وہ اللہ تعالیٰ اپنے خالق و مالک کو پکاریں نہ اور اس کو یاد نہ کریں اور اس سے ہر قسم کی مدد طلب نہ کریں اور اس کو نہ پہچانیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے ایسے بندوں کی قطعاً پروا نہیں وہ گندے کیڑوں کی طرح ہیں جو گندے پیدا ہوئے اور گند کے اندر ہی اپنی موت آپ مر جاتے ہیں۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ دنیا میں کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی بغیر محنت اور کوشش کے نہیں ملتی۔

چھوٹے بچے جھاڑیوں سے بیر کھاتے ہیں۔ بیر ایک نہایت معمولی اور مفت ہاتھ آنے والی چیز ہے لیکن انہیں حاصل کرنے میں بھی ہاتھ زخمی ہو جاتے ہیں اور کپڑے پھٹ جاتے ہیں۔ پس اگر بیر جیسی معمولی چیز بھی بغیر محنت اور کوشش کے حاصل نہیں ہو سکتی تو پھر خدا تعالیٰ کس طرح بغیر محنت اور کوشش کے حاصل ہو سکتا ہے اور یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ جو سب کا پیدا کرنے والا ہے معمولی سی کوشش سے مل جائے۔ ایسے لوگوں کو نہ کبھی خدا ملا ہے نہ مل سکتا ہے اور نہ ملے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لئے ضروری ہے کہ مجاہدات کئے جائیں۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان قرآن پاک کے ہر ایک حکم پر عمل پیرا ہو اور کوئی حکم اس انسان سے غفلت یا سستی کی وجہ سے رہ نہ جائے مثلاً نماز ہے۔ روزہ ہے۔ حج ہے زکوٰۃ ہے۔ اچھے اخلاق ہیں۔ ان سب کو بجا لانا ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ ان کے بغیر نفس کی اصلاح ممکن نہیں اور جب تک نفس امارہ کو مغلوب کر کے نفس مطمئنہ کا درجہ حاصل نہ کیا جائے اس وقت تک خدا کا تعلق محال ہے اور یہ مجاہدات کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا"

اور جو لوگ ہمارے لئے یا ہماری محبت کی خاطر جد و جہد کریں اور سچی تڑپ ان کے دلوں میں پیدا ہو جائے تو ضرور ہم ایسے شخص کو اپنا رستہ دکھا دیتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جن کی خاطر یہ کائنات پیدا کی گئی اور جن کے وسیلہ کے بغیر وصال الٰہی ممکن نہیں۔

پس سچی تڑپ۔ لگن اور مجاہدات بھی قرب الٰہی کا ایک ذریعہ ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلوۂ فاران

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب نوان کوٹ - لاہور)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آخری وصیت کے الفاظ ہیں

خداوند سینا سے آیا
اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا
اور وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا
اور دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا
اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی
شریعت تھی
وہ بے شک قوموں سے محبت رکھتا ہے
اس کے سب مقدس لوگ تیرے ہاتھ
میں ہیں
اور وہ تیرے قدموں میں بیٹھے ایک
ایک تیری باتوں سے مستفیض ہوگا۔
(استثناء ۳۳/۲-۳)

ایک عالم اہلِ کتاب جناب پال ارنسٹ نے اس بشارت کا تجزیہ کیا ہے۔ ان کا مضمون "کلامِ حق" گوجرانوالہ مارچ ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا ہے۔ مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ یہاں "دس ہزار" کا لفظ جمع ہے اور صحیح ترجمہ یہ ہے

"اور لاکھوں قدوسیوں میں سے آیا" چنانچہ اس کے مطابق اب تراجم میں ترمیم ہوگئی ہے اور پھر یہ کوئی پیش گوئی بھی نہیں ہے بلکہ "خداوند یہواہ" کی ان تجلیات کا ذکر ہے جو حضرت موسیٰؑ اور ان کی امت پر ہوئی تھیں، لکھتے ہیں:۔

"اب رہا اس مقام میں پیشگوئی
کا سوال تو اس میں بعثت کی
پیش گوئی کہاں پائی جاتی ہے
یہ ماضی کی باتیں ہیں نہ کہ
مستقبل کی۔ یہ اس وقت
کے واقعات ہیں جب حضرت
موسیٰ اپنی امت کے ساتھ
بیابان میں سفر کرتے تھے"

ارنسٹ پال کا یہ مضمون جاری ہے۔ پہلی قسط پر ادارتی نوٹ ہے کہ علامہ ارنسٹ کا مضمون اتنا اونچا ہے کہ یہ ان لوگوں کی ذہن کی سطح سے بلند ہے جو اسے پیشگوئی سمجھ کر اپنے پیغمبر پر چسپاں کرتے ہیں۔

جناب ارنسٹ پال کو شاید یہ معلوم نہیں کہ بشارت تورات کا عبرانی متن سخت مخدوش ہے۔ عبرانی الفاظ کے معانی کیا ہیں؟ یہ بھی طے نہیں۔ صیغے ماضی کے ہیں یا مستقبل کے، یہ بات محلِ نظر ہے۔ یہ بات ہم نہیں کہہ رہے خود علماء اہلِ کتاب کا فیصلہ ہے ۱۹۶۲ء میں جیوش پبلیکیشن سوسائٹی آف امریکہ کی طرف سے تورات کا مستند ترجمہ ہوا اس کا نام ہے

The Torah, The five books of Moses.

اس میں تورات کے اس حوالے پر نوٹ ہے کہ یہاں متن اور معانی دونوں ہی مخدوش ہیں الفاظ کا متبادل ترجمہ ہوسکتا ہے

The text and meaning of VV.3-5 are obscuse.

آیات ۳-۵ کا نہ صرف متن مخدوش ہے بلکہ معنی بھی۔ یہ تو گھر کی شہادت ہے۔ اب اس عقدے کے حل کی صورت کیا ہو؟ ایک آسان اور سادہ جواب ہے۔ انبیائے بنی اسرائیل تورات کے محافظ تھے۔ ان کے پاس جو تورات تھی اس کے حوالے انہوں نے اپنے کلام میں جگہ جگہ دئیے ہیں۔ انبیائے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ کی آخری وصیت کی طرف بھی اشارات کئے ہیں وہ اس کو بشارت سمجھتے تھے یا محض قصۂ ماضی؟ آئیے اسرائیلی پیغمبروں کے نوشتے کھولتے ہیں۔ یہ سِرّ آشکار ہوجائے گا۔ سب سے اوّل "ارنسٹ پال" چھٹی صدی قبل مسیح میں مبعوث ہونے والے حبقوق نبی کے کلام پر غور کریں۔ وہ صاحب موصوف سے گویا بزبانِ حال کہہ رہے ہیں کہ

میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے

اس کے لئے میں نے Today's English Version چنا ہے Good News Bible

"گڈ نیوز بائیبل" کے نام سے ۱۹۷۶ء میں ایک نیا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ سب سے آخر میں ہوا ہے۔ آئیے تحقیقی منازل میں سفر "حرفِ آخر" سے شروع کرتے ہیں۔ حضرت حبقوق کا نوشتہ کھولئے ۳/۳ کے یہ الفاظ ہیں

God is coming again from Edosn, The holy God is coming from the hills of Faran.
His splendour covers the heavens; and the earth is full of his praise.

خدا دوسری بار ادوم (شعیر) سے آتا ہے۔ مقدس خدا فاران کی پہاڑیوں سے آرہا ہے۔ اس کا جلال آسمان پر چھا گیا اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوگئی۔ وہ رعد و برق کی چمک کے ساتھ آتا ہے۔ اس کے ہاتھ سے روشنی پھوٹتی ہے اور اس میں اس کی قوت نہاں ہے

ادوم یا علاقہ شعیر حجاز کے شمال میں ختم ہوتا ہے۔ سومیل کا یہ علاقہ کنعان کے جنوب سے خلیج عقبہ تک پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے داماد عیسو بن اسحاق (علیہ السلام) کی اولاد بسی ہوئی تھی اور حجاز کے قبائل اس علاقہ میں آباد تھے۔ اسے "ارض جنوب" بھی کہتے ہیں۔ جبال فاران مکہ معظمہ کی پہاڑیوں کا نام ہے۔ فرمایا ادوم سے فاران تک خدا تعالیٰ دوبارہ جلوہ گر ہوگا۔ ایک دفعہ حضرت موسیٰؑ اور دوسرے سامی پیغمبروں نے اس علاقہ کو منور کیا۔ مثلاً حضرت ایوب علیہ السلام اسی خطۂ ارض یعنی ادوم کے باسی تھے۔ اب بار دگر خدا کی تجلی ہونے والی ہے لیکن یہ تجلی عالمگیر ہوگی۔ اب ساری دنیا خدا کے نور اور اس کی حمد سے بھر جائے گی۔ یہ کتنی عظیم الشان پیش گوئی ہے جو کہ بشارتِ تورات کی صدائے بازگشت ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حبقوق نبی کے پاس جو تورات تھی اس میں فاران کی تجلی کوئی قصۂ ماضی نہیں بلکہ اس میں آئندہ کی پیش گوئی تھی۔

اب رہ گیا "دس ہزار قدوسیوں" والی بات۔ یہاں دس ہزار ہے یا لاکھوں؟ گڈ نیوز بائیبل کے علماء کا فیصلہ سن لیجئے استثناء ۳۳/۲ کے حاشیہ پر وضاحت ہے کہ دس ہزار کے لئے عبرانی لفظ غیر واضح ہے۔ اصل متن غالباً "دس ہزار" ہی تھا جو کہ بعد میں بدل گیا۔ واحد جمع ہوگیا۔ چنانچہ ان علماء نے دس ہزار ہی ترجمہ کیا ہے۔ گڈ نیوز بائیبل میں بشارتِ تورات کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے:

خداوند سینا سے آیا
وہ سورج کی طرح ادوم
(شعیر) پر آشکارا ہوا اور اپنے
لوگوں پر کوہِ فاران سے
جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار فرشتے
اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے
داہنے ہاتھ پر آتشِ فروزاں
ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے لوگوں سے
محبت کرتا ہے اور ان کی
حفاظت کرتا ہے جو اس سے
وابستہ ہیں۔ پس ہم اس کے
قدموں میں جھکتے ہیں اور اس کے
احکام پر عمل پیرا۔

شعیر یعنی ادومیہ کے متعلق حبقوق نبی کہتے ہیں کہ وہاں دوبارہ خدا کی تجلی ہوگی۔ یہ اس وقت ہوگا جب تجلی فاران کی پیشگوئی پوری ہوگی۔

تورات کے مخدوش متن کو انبیاء بنی اسرائیل کے حوالے سے دیکھئے، بات صاف ہو جاتی ہے۔ ان کی تحویل میں جو تورات تھی اس میں عبارت واضح تھی متشابہات نہیں تھے۔

سیر روحانی کے اس سفر میں اور پیچھے کی طرف چلتے ہیں۔ ۹۰۰ قبل مسیح میں حضرت سلیمانؑ نے ہیکل کی بنیاد رکھی۔ عالمِ خیال میں ہم مسجد سلیمان میں جاتے ہیں۔ وہاں تورات کا ایک نسخہ رکھا ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے اپنے "غزل الغزلات" میں تورات کے اشارۂ بلیغ کو شعریت میں سمو دیا۔ فرمایا

وہ دس ہزار میں نمونۂ کمال
ہے ۔۔۔۔ ہاں وہ سراپا عشق
انگیز (محمدیم) ہے۔
اے یروشلم کی بیٹیو یہ ہے
میرا محبوب۔ یہ ہے میرا پیارا
(غزل الغزلات ۵/ ۱۰، ۱۶)

عبرانی متن میں یہاں "وی کُلّ محمدیم" کے الفاظ ہیں۔ یعنی "وہ سراپا محمد ہے" محمدؐ ہست برہانِ محمد ۔۔۔ والا مضمون ہے فرمائیے یہ پیش گوئی ہے یا نہیں۔ تورات کی بشارت کی صدائے بازگشت ہمیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے روحانی کلام میں ملتی ہے۔ ارنسٹ پال اور "کلام حق" پڑھنے والوں کی خدمت میں بہ صمیم قلب گزارش ہے کہ وہ حضرت سلیمانؑ کے محبوب کو پہچان کر محبوبِ خدا بن جائیں۔ خدا کے سب پیاروں کو ماننے میں جو برکت ہے وہ نہ ماننے میں نہیں ہوسکتی۔

اے یروشلم سے وابستہ امتو! اے یروشلم کی بیٹیو آؤ اور محبوبِ سلیمانؑ "محمدیم" کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہوجاؤ

اب ہم حضرت سلیمان کے زمانہ سے گزر کر ان کے والد ذیشان کے دور میں داخل ہوتے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے کلام میں بشارتِ تورات کے الفاظ بطور محاورہ آئے ہیں مثلاً

"اور دس ہزار تیرے داہنے ہاتھ

(باقی ص ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید اور انصار اللہ

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ وقفِ جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اب یہ جال ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے۔ بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری آواز پہنچ جائے ...... یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم وقفِ جدید کو انتہائی مالی قربانیوں سے مضبوط سے مضبوط تر بنالیں۔ مالی استطاعت رکھنے والے معاونین خاص میں شامل ہوں۔ دفتر اطفال زیادہ سے زیادہ معیاری ہوں گا"

قائدین و زعماء ان جملہ امور میں انتہائی مساعی فرما کر ان کے معین نتائج سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو آگاہ کریں۔

(ناظم وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

مطالعہ کتب

ماہ مئی میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

ماہ جون میں مطالعہ کے لئے کتاب "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

سالانہ مرکزی امتحان

۶ر جون بروز جمعہ — یاد رکھیں۔ خدام اس امتحان میں سو فیصد شامل ہوں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ صفحہ ۵ جلوۂ فاران

کی طرف" (زبور ۴۷/۹) محاورہ اسی بشارت کا اقتباس ہے یشوع بن سیراخ ایک صحیفہ حکمت کیتھولک بائیبل میں ہے اس میں ہے۔

"خداوند حق تعالیٰ نے داؤد کے دائیں ہاتھ کو قوت دی ....

پس انہوں نے "دس ہزار" کے نعرے سے اس کی توصیف کی" (۴۷: ۶-۷)

بنی اسرائیل کا یہ نعرۂ توصیف بشارتِ تورات کا عطیہ ہے۔

ان حوالوں سے ثابت ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل بشارتِ تورات کو دہراتے رہے جلوۂ فاران کو نبی موعود کا نشان سمجھتے تھے۔ دس ہزار قدوسی صحابہ کرام کی علامت ہے (مکہ معظمہ کی فتح کے دن دس ہزار مقدسین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے) قرآن کریم نے بھی سورۃ الفتح کے آخر میں اس بشارت کا حوالہ دیا ہے۔ اس سے پہلے ہم لکھ چکے ہیں کہ قرآنی حوالہ انبیاء بنی اسرائیل کے توسط سے صحیح ثابت ہوتا ہے۔ انبیاء بنی اسرائیل تورات کے محافظ تھے ان کے "ہیکل کی توریت"، جو تورات تھی اس میں یہ حوالے موجود تھے۔ بعد میں بدل گئے تورات کا مفہوم انبیاء نے پیش کیا ہے۔ یہ ایک سنہری اصل ہے کہ تورات کے متن اور معنی کی تعیین کے لئے انبیاء بنی اسرائیل کے صحائف سے مدد لی جائے ان کے ہاتھ میں جو تورات کا نسخہ تھا یہ دیکھا جائے اس معیار پہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آخری وصیت کے پیغام کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور قرآنی حقائق اظہر من الشمس ہیں۔

درخواستِ دعا

میری ہمشیرہ سیدہ نذیرہ انجم کے گلے کا اپریشن ہوا ہے جس کے باعث وہ خاصی کمزور ہے۔ احباب کرام سے عزیزہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید فرخ حفیظ ابن سید عزیز احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم مری)

مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع قصور کی دو روزہ تربیتی کلاس

قیادت خدام الاحمدیہ ضلع قصور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۴، ۲۵ اپریل ۱۹۸۰ء بمقام مسجد احمدیہ قصور میں مجالس اطفال ضلع قصور کی دو روزہ تربیتی کلاس منعقد کی گئی۔ جس میں ضلع بھر کی گیارہ میں سے سات مجالس کے ۳۵ اطفال شریک ہوئے، دو اجلاس منعقد ہوئے جس میں مکرم شیخ محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ قصور مکرم ملک مظفر احمد صاحب نائب قائد ضلع قصور مکرم ڈاکٹر انور احمد صاحب ناظم اطفال ضلع، مکرم مرزا ندیم بیگ صاحب نائب ناظم اطفال تحصیل چونیاں، مکرم بشیر الحق صاحب سابق مربی اطفال ضلع و خاکسار عبد العزیز خان معتمد ضلع نے مختلف تربیتی و تعلیمی موضوعات پر خطاب کیا نماز مغرب نماز عشاء، نماز فجر، نماز جمعہ باجماعت ادا کی گئیں۔ مکرم قریشی نور احمد صاحب امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ قصور و مکرم بشیر الحق صاحب آف پتوکی و خاکسار نے علی الترتیب درس قرآن کریم، درس حدیث، درس ملفوظات حضرت مسیح موعود دیا۔ اس موقعہ پر اذان، نظم، تلاوت قرآن کریم، تقریر، عہد کے مقابلے ہوئے جس میں اول، دوم، سوم آنے والے اطفال کو کلاس کے اختتام پر انعامات تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کلاس بہت کامیاب رہی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

رپورٹ کارگذاری لجنات

سالانہ رپورٹ کارگذاری لجنات ۷۹-۱۹۷۸ء بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر جلسہ سالانہ پر شائع نہیں ہو سکی تھی۔ اب شائع ہو چکی ہے۔ تمام لجنات دفتر لجنہ مرکزیہ خط لکھ کر بذریعہ ڈاک جلد از جلد منگوا لیں۔

یہ رپورٹ تمام لجنات کے پاس ہونا ضروری ہے۔ خواہ شہری ہو یا دیہاتی۔ شہری لجنات اپنے حلقوں کی تعداد کے مطابق منگوائیں قیمت جلد ۱۰/- روپے ہے لیکن جو لجنات چوتھا حصہ مقامی خرچ کے لئے نہیں رکھتیں ان کو مفت بھجوائی جائے گی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ناصرات کا سالانہ امتحان

ناصرات کا مرکزی سالانہ امتحان ۳۰ر مئی بروز جمعہ ۱۹۸۰ء منعقد ہوگا۔ ناصرات کی تمام سیکرٹریوں سے گذارش ہے کہ الگ الگ تینوں معیاروں کے مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے دفتر لجنہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس کے مطابق پرچے بھجوائے جا سکیں۔ مطالبہ نہ کرنے پر پرچے نہیں بھجوائے جائیں گے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

نصاب تربیتی کلاس

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کا نصاب حسبِ ذیل ہے۔

(۱) پہلا پارہ باترجمہ، (۲) احادیث الاخلاق — (۳) کشتی نوح شمائل احمد، کتابچہ دینی معلومات، ہمارا رسول، ہمارے عقائد، اسلام اور آزادی ضمیر (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات) طلباء کے پاس اس نصاب کی جو کتب موجود ہوں ہمراہ لائیں۔ مرکز سے بھی قیمتاً یہ کتب مل سکتی ہیں۔

(ناظم تدریس)

عجم:۔ میرے والد صاحب ٹھیکیدار محمد اصغر محلہ دارالبرکات کافی عرصہ سے بیمار ہیں دوستوں سے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔

(محمد امجد ولد ٹھیکیدار محمد اصغر محلہ دارالبرکات ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمرؔ ہسپتال ربوہ

(۴۰)

مکرم	محمد افضل چیمہ صاحب مزنگ //	۱۰،۰۰	روپے
//	چوہدری محمد شریف صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰۰،۰۰	//
//	محمد ابراہیم نصر اللہ درانی صاحب //	۱۰،۰۰	//
//	سید عبد الواحد صاحب راج گڑھ لاہور	۱۴،۰۰	//
//	رشیدہ خان (آف کینیڈا) چھاؤنی شمالی لاہور	۱۵،۰۰	//
//	فیاضہ مطیع اللہ صاحب // //	۱۰،۰۰	//
مکرمہ	بیگم میجر الیاس صاحب // //	۵۰،۰۰	//
مکرم	پروفیسر منہاس منجانب والد صاحب کینال پارک گلبرگ لاہور	۵۰،۰۰	//
//	خود // // // //	۹۰،۰۰	//
//	شیخ منیر احمد صاحب // // //	۱۰،۰۰	//
//	ملک سعید احمد صاحب باغبانپورہ لاہور	۵۰،۰۰	//
//	چوہدری محمد شریف جنجوعہ صاحب سول لائن لاہور	۱۰۰،۰۰	//
//	ناظر حسین صاحب پکی ٹھٹھی // //	۱۰۰،۰۰	//
مکرمہ	اہلیہ صاحبہ // // //	۱۰۰،۰۰	//
//	منصورہ نازلی صاحبہ نیو پارک //	۹۰،۰۰	//
مکرم	نجیب الرحمٰن درد صاحب سول لائن //	۲۵،۰۰	//
مکرمہ	حمیدہ قدسیہ صاحبہ // //	۱۵۰،۰۰	//
//	مسز طاہرہ سمیع صاحبہ // //	۱۶۰،۰۰	//
//	امۃ الحفیظ صاحبہ // //	۲۵،۰۰	//
مکرم	ملک عبد الرب خان صاحب // //	۱۰،۰۰	//
مکرمہ	امۃ الحمید از والدہ مرحومہ صاحبہ // //	۱۰،۰۰	//
//	والد مرحوم صاحب // //	۱۰،۰۰	//
//	برادرم // //	۱۰،۰۰	//
//	امۃ الباسط نصرت صاحبہ // //	۱۰،۰۰	//
//	بیگم ڈاکٹر اختر محمود صاحب // //	۲۵،۰۰	//
//	غلام فاطمہ صاحبہ // //	۵۰،۰۰	//
//	امۃ الباسط محمد نگر صاحبہ // //	۱۰،۰۰	//
//	امۃ الحفیظ صاحبہ محمد نگر // //	۱۰،۰۰	//
مکرم	بشارت احمد صاحب // //	۱۰،۰۰	//
//	چوہدری فتح محمد صاحب // //	۳۱،۰۰	//
//	شیخ عبد الرؤف صاحب دار الذکر لاہور	۱۰،۰۰	//
//	لطف المنان خان صاحب // //	۲۰،۰۰	//
//	رفیق احمد شمیم صاحب // //	۲۰،۰۰	//
//	ذکا اے ملک // //	۱۰۰،۰۰	//
//	ڈاکٹر رشید ملک صاحب // //	۳۰،۰۰	//
//	عبد الرشید صاحب آرکیٹیکٹ // //	۱۰،۰۰	//
//	شیخ نعیم احمد صاحب سلطان پورہ //	۱۰،۰۰	//
//	ملک عبد الرحیم قصوری صاحب سمن آباد //	۱۰،۰۰	//
مکرمہ	الزبدہ سلطانہ صاحبہ // //	۱۰،۰۰	//
//	بیگم قریشی عبد اللہ صاحب // //	۱۰،۰۰	//
مکرم	[illegible] دانی صاحب // //	۱۰،۰۰	//
//	مطلوب الٰہی صاحب // //	۱۰،۰۰	//
//	مبارک احمد صاحب // //	۱۰،۰۰	//
//	[illegible] مبارک احمد صاحب // //	۵۰،۰۰	//
//	شیخ نصیر امجد صاحب // //	۱۰،۰۰	//

مکرم	ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب سمن آباد لاہور	۳۰،۰۰	روپے
//	عثمان اسلم صاحب // //	۵۰،۰۰	//
//	عبد الشکور صاحب شیران // //	۲۵،۰۰	//
//	نصرت [illegible] صاحبہ // //	۱۰،۰۰	//
//	حلقہ لجنہ اماء اللہ چھاؤنی جنوبی // //	۸۱،۵۰	//
مکرم	سید افتخار فاروقی صاحب // //	۵۰،۰۰	//
//	میجر عطاء اللہ کھوکھر صاحب چھاؤنی جنوبی	۱۰۰	//
مکرمہ	قانتہ طارق صاحبہ // //	۱۰۰،۰۰	//
مکرم	محمد اظہر صاحب // //	۲۰،۰۰	//
//	ڈاکٹر غلام نبی صاحب رحمان پورہ	۱۰،۰۰	//
//	شیخ احمد حسن صاحب سنت نگر	۵۰،۰۰	//
//	ڈاکٹر سلیم الدین صاحب وحدت کالونی	۱۰،۰۰	//
مکرمہ	بشریٰ سمیع اللہ صاحبہ //	۱۰۰،۰۰	//
مکرم	میجر ملک محی الدین صاحب اسلامیہ پارک	۲۵،۰۰	//
//	ملک عبد اللطیف صاحب //	۱۰،۰۰	//
//	مرزا عبد الکریم صاحب //	۱۲،۰۰	//
//	جاوید احمد صاحب //	۱۰،۰۰	//
//	خلیفہ وسیم الدین صاحب		//
//	چوہدری محمد اسلم صاحب بھاٹی گیٹ	۳۰،۰۰	//
مکرمہ	امۃ الرشید اہلیہ محمد اسلم صاحب //	۱۰،۰۰	//
مکرم	شیخ نصیر احمد صاحب //	۲۰،۰۰	//
//	فضل عمر صاحب //	۱۵،۰۰	//
مکرمہ	والدہ ریاض العزیز صاحبہ نیلا گنبد لاہور	۱۰،۰۰	//
//	بیگم رشید وحید سلیم صاحب // //	۲۳،۰۰	//
مکرم	میاں محمد شریف صاحب // //	۳۰،۰۰	//
مکرمہ	مسعودہ بیگم صاحبہ // //	۲۳،۰۰	//
مکرم	شیخ مبارک محمود صاحب // //	۱۰،۰۰	//
//	وحید خالد ابن رشید خالد صاحب // //	۲۰،۰۰	//
//	زاہد شاکر صاحب // //	۲۰،۰۰	//
//	محمد لطیف مرزا صاحب مغل پورہ //	۳۰،۰۰	//
//	شاہد لطیف مرزا صاحب // //	۱۰،۰۰	//
//	طارق لطیف صاحب // //	۲۵،۰۰	//
//	ملک منور جاوید صاحب // //	۲۰،۰۰	//
//	محمد سلیمان صاحب // //	۲۰،۰۰	//
مکرمہ	امۃ الرشید بیگم صاحبہ // //	۱۰،۰۰	//
مکرم	میاں عبد الحکیم صاحب // //	۱۰،۰۰	//
//	محمد افضل چیمہ صاحب // //	۱۰،۰۰	//
مکرمہ	بشریٰ سلطانہ صاحبہ // //	۱۰۰،۰۰	//
مکرم	طاہر احمد گلبرگ // //	۱۰۰،۰۰	//
//	بشیر احمد صاحب // //	۱۰،۰۰	//
//	چوہدری عبد الوحید صاحب // //	۱۰،۰۰	//
مکرمہ	اہلیہ // // //	۵۰،۰۰	//
//	// عبد الحمید صاحب // //	۴۰،۰۰	//
//	والدہ سید ارشاد علی صاحب // //	۲۰،۰۰	//
مکرم	عبد اللطیف انور صاحب ٹاؤن شپ	۲۵،۰۰	//
//	قاضی طاہر احمد صاحب راج گڑھ	۲۰،۰۰	//
//	چوہدری نصیر احمد صاحب //	۲۰،۰۰	//
//	میجر عنصر احمد صاحب بذریعہ مبارکہ نرس صاحبہ چھاؤنی جنوبی	۴۰،۰۰	//
//	قاضی محمود احمد صاحب رحمان پورہ	۱۰،۰۰	//
//	شیخ بشیر احمد صاحب دہلی گیٹ لاہور	۵۰،۰۰	//
مکرم	اخوند فیاض احمد صاحب چھاؤنی جنوبی	۱۰،۰۰	//

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ کی ایک اہم ذمہ داری

امتحان دینے والے بچوں کے نتائج کی فہرستیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھجوائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی ترقی کا جو عظیم منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا ہے، اس میں جہاں حضور نے امتحان دینے والے ہر احمدی بچے اور بچی کے لئے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ وہ پاس ہو یا فیل) اپنے نتیجہ سے بذریعہ خط حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو اطلاع دے گا۔ وہاں حضور نے ہر احمدی جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ خط لکھنے والے تمام بچوں کی فہرست حضور کی خدمت میں ارسال کرے گی۔ چنانچہ حضور نے ۷ مارچ ۱۹۸۰ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا۔

"جماعتیں یہ وعدہ کریں کہ (امتحانات کا نتیجہ نکلنے پر) مجھے جو بچے خط لکھیں گے۔ وہ ان کی فہرستیں مجھے بھجوائیں گی۔"

ضروری اعلان

از فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد فرمودہ خطبات نکاح کو فضل عمر فاؤنڈیشن نے کتابی شکل میں خطبات محمودؓ جلد سوم کے نام سے شائع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض خطبات شامل کتاب نہ ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں

ادارہ کی طرف سے یہ کوشش تو کی گئی تھی کہ خطبات نکاح کے متن جو سلسلہ کے اخبار میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں ان سب کو شامل کیا جائے۔ تاہم بعض خطبات کا نظر انداز ہو جانا ممکن ہے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو احباب کو نظر انداز شدہ خطبات کا علم ہو وہ ان خطبات کی اشاعت سے متعلقہ اخبار کا حوالہ دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں بلکہ زیادہ بہتر ہوگا کہ اگر ممکن ہو سکے۔ تو اخبار متعلقہ کے خطبہ والے حصہ کی فوٹو سٹیٹ بھجوا دیں۔

ضروری تحقیق کے بعد نظر انداز شدہ خطبہ (یا خطبات) کتاب کی آئندہ اشاعت میں شامل کر لئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بیٹا عبدالوہاب ان کی بیوی اور بچے کار کے حادثہ میں سخت زخمی ہو کر ہسپتال میں داخل ہیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔۔ راجہ عبدالمجید ربوہ

۲۔ استاذی المکرم حضرت حافظ کرم الٰہی صاحب آف گجرات ایک عرصہ سے درد دل کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب جماعت سے محترم حافظ صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ محمد انوار الحق گنج مغل پورہ۔ لاہور

۲۷ مئی ——— یوم خلافت

خلافت احمدیہ کا قیام ۲۷ مئی کو بہجرت کو عمل میں آیا تھا۔ تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی ۲۷ مئی کو یوم خلافت کے جلسے منعقد کئے جائیں۔ جن میں احباب جماعت کو خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات سے آگاہ کیا جائے۔ بعد ازاں اس بارے میں مفصل رپورٹ نظارت ہذا کو بھجوائی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

فوری اشد ضروری

فضل عمر ہسپتال کی گاڑی کے لئے ایک محنتی قابل اور مخلص احمدی ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے جو چھوٹی گاڑیوں کو چلانے کا اچھا تجربہ رکھتا ہو۔ اور تھوڑے بہت نقائص ٹھیک کرنا جانتا ہو۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ معقول دی جائے گی۔ خواہشمند دوست امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے درخواستیں بنام چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال بھجوا دیں۔

ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

اطلاع برائے داخلہ بی ایڈ

گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن لاہور (برائے طلباء) میں بی ایڈ کلاس میں داخلہ ہو رہا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ ۲۰ مئی ہے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تمام تعلیمی اسناد ڈومی سائل سرٹیفکیٹ۔ میڈیکل سرٹیفکیٹ کی مصدقہ کاپیاں اور ۴ پاسپورٹ سائز فوٹو بھی لگائیں داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت بی۔اے سیکنڈ ڈویژن یا بی۔ ایس سی تھرڈ ڈویژن ہے انٹرویو ۲۴ مئی سے ۲ جولائی تک ہوگا۔ انٹرویو کے وقت اصل اسناد ہمراہ لائیں۔ فارم داخلہ اور پراسپیکٹس کالج کے دفتر سے مل سکتے ہیں۔

مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں روزنامہ مشرق ۴ مئی ۱۹۸۰ء

(صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

۳۔ میرے نواسے مقبول احمد و مقصود احمد بعمر ۴ و ۵ سال بعارضہ ٹائیفائڈ سخت تکلیف میں ہیں۔ ان کے والد عزیز مبشر احمد طاہر جرمنی میں ملازم ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ ان کی جلد از جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ماسٹر عطا محمد احمدی قصور

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان رحمہ اللہ

کے فرزند اور جانشین

حکیم عبدالحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ ربوہ

(بالمقابل ایوان محمود)

میں ۲۹ مئی اور ۳۰ مئی کو مطب فرمائیں گے۔

جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک

مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ

ربوہ میں ہر قسم کی زرعی و سکنی جائیداد۔ پلاٹس۔ مکانات و کوٹھیوں نیز ریفریجریٹر۔ ٹیلیویژن۔ موٹر سائیکل۔ اور واشنگ مشین وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ہمیشہ

مومن اسٹیٹس

کو یاد رکھیں۔ ہمارا نصب العین خدمت ۔ صداقت و دیانت ہے۔

خواجہ عبدالمومن

پروپرائیٹر: مومن اسٹیٹس قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ۔ فون ۵۱۷ ۸۸

ہومیوپیتھک و بائیو کیمک علاج

ایک سائنٹیفک اور مکمل علاج ہے۔

مخلصانہ مشورہ اور قابل اعتماد علاج کے لئے تشریف لائیں۔ یا بذریعہ ڈاک دوا طلب کریں۔

شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز

(اینڈ ہسپتال) رحمت بازار ربوہ